بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

(خلیفہ نمبر ۴۲)

یوم ۱۰ ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۲ شعبان ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۴ اخاء ۱۳۴۹ہش ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۴۴

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۳ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

● ربوہ ۔۔۔ حضور ایدہ اللہ ۲۱ ۔ اخاء کو مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد احباب جماعت کے درمیان خاصی دیر رونق افروز رہے اور احباب کو زریں ارشادات اور بیش قیمت ملفوظات سے سرفراز فرمایا ۔ حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام "آگے بڑھو" (Leap Forward Programme) کے تحت اب عملاً کام کا آغاز ہو چکا ہے ۔ چنانچہ پہلے ڈاکٹر ، بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) احمد گھانا پہنچ چکے ہیں اور وہاں انہوں نے ہیلتھ سنٹر کے قیام کا کام شروع کر دیا ہے ۔

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

راولپنڈی ۲۳ اخاء ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ کل چار بجے تک طبیعت ٹھیک تھی مگر یکدم سخت ضعف اور پسینے شروع ہو گئے ۔ بہت زیادہ طبیعت خراب ہو گئی اسی وقت ٹسٹ لیا گیا تو بلڈ لیول درست نہ تھا ۔ بلڈ شوگر کم ہو گئی تھی اسی وقت گلوکوز کا ڈرپ لگایا گیا تو کچھ طبیعت سنبھلی ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے ۔

آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم تمام دُنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ

" چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو ۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں اِس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو ۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو ۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو ۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں ۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو ۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے ۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیز گاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جُدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا ۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا ۔

چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو ۔ "

(تبلیغ رسالت جلد [illegible] صفحہ [illegible])

اجتماع انصار اللہ کے دن

اجتماع انصار اللہ کے دن خاص دعاؤں کے دن ہوتے ہیں ۔ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو بھی یاد رکھیں کہ :-

" مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ۳۰ ہیلتھ سنٹرز (طبّی امداد کے مراکز) اس سال کے اندر کھول دیں ۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے "

(الفضل ۲۲ جون ۱۹۷۰ء)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں و کالت تبشیر تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ماہِ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آرہا ہے اِس نعمتِ الٰہی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھاؤ

یہ مہینہ پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ ہے یعنی روزہ، نماز اور نوافل، تلاوتِ قرآن کریم، سخاوت اور آفاتِ نفس سے پرہیز

اِن بُنیادی عبادات کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان گناہوں سے بچے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّتوں کو حاصل کرے

اِس مہینہ میں دُعا پر بھی بہت زور دینا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر انسان کو اسکی کوشش کا ثمرہ نہیں مل سکتا

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ر نبوت ۱۳۴۸ ہش (۷ر نومبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتّبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہٗ نے فرمایا:۔

ماہِ رمضان

اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آرہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس مہینے میں، تمام قسم کی عبادتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کو قائم کرنے یا ادا کرنے پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔

پہلے تو روزہ ہے دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر قیام اللّیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآنِ کریم کی کثرت سے تلاوت ہے۔ چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے ان

پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ

عبادت ماہِ رمضان کہلاتی ہیں۔

جہاں تک روزہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حکم دیا اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انّی صائم اذا شتم) یعنی روزہ گناہوں سے بچاتا اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رکھتا ہے۔ انسان کی روحانی سیر کی ابتداء گناہوں سے بچنے سے شروع ہوتی ہے اور اس سیرِ روحانی کی انتہاء اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچتے ہوئے اس کی رضا کی جنّتوں میں داخل ہونے پر ختم ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ روزہ کا اور رمضان کے مہینے کی عبادتوں کا قیام اس غرض سے ہے کہ انسان ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بھی محفوظ رہے اور اس کی رضا کی جنّتوں میں بھی داخل ہو جائے اِس لئے ہم تمہیں اِس طرف توجہ دلاتے ہیں۔

"فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ"

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

یعنی نہ زبان سے کوئی گناہ کرے اور نہ ہاتھ سے کوئی گناہ کرے۔

حقوق العباد

کا تعلق دو ہی چیزوں سے ہے اور دو ہی گناہوں سے حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔ کبھی زبان سے حق تلفی کی جاتی ہے کبھی عمل سے حق تلفی کی جاتی ہے۔ اور یہاں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ یہ مہینہ خاص تربیت کا ہے جو بقیہ گیارہ ماہ بھی تمہارے کام آئے گا اس ماہ میں یہ عادت پختہ کرلو کہ نہ اپنی زبان سے تم نے کسی کو دُکھ پہنچانا ہے اور نہ اپنے عمل سے کسی کی حق تلفی کرنی ہے۔

پس روزہ جو ہے یا صیام کا نظام جو ہے جسے قرآن کریم نے ماہِ رمضان کہا ہے پانچوں عبادتوں پر مشتمل ہے اس کی غرض یہ ہے کہ انسان گناہوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّتوں کو حاصل کرے اور اس کا طریق یہ ہے کہ زبان سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو اور ہاتھ سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

جس کا اللہ تعالیٰ نے حق قائم کیا ہے اس حق کو قائم کیا جائے اور ادا کیا جائے ۔ اسی میں حقِ نفس بھی آجاتا ہے ۔ اور جو شخص اس حکمت کو سمجھتا اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالتا اور رمضان کے مہینے میں سختی سے اس پر کاربند ہوتا ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں اس پر

جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۱؎

اور دوسری جگہ فرمایا کہ اس پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۲؎ ۔ جس کا مفہوم یہی ہے کہ آسمان کے دروازے کھلتے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ آسمان کے دروازے کھلتے اور اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی ہے اور انسان حُسنِ قبول کی جزا حاصل کرتا ہے ۔ انسانی اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے ۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور انسان کو اپنے رب کی طرف سے اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور پھر وہ اعمالِ صالحہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حُسنِ قبول کا مقام پاتے ہیں تو اُس وقت "فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ" ہو ہی جاتے ہیں ۔ جنت ہی کا دروازہ ہے جو اِس بات کا مستحق ہے کہ اس کے اندر وہ لوگ داخل ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعمالِ صالحہ کی توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان اعمالِ صالحہ کو قبول کیا ۔

پس رمضان کے مہینے میں روزہ ہم پر اسلئے فرض نہیں کیا گیا کہ ہم تکلیف اٹھائیں ۔ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ (بخاری کتاب الایمان باب الدّین یُسر) ۔ اللہ کے دین یعنی دین اسلام میں کسی پر کوئی ایسی تنگی نہیں ڈالی گئی جو اس کے جسمانی یا دیگر قویٰ کی نشوونما میں روک بنے بلکہ سارا دین اور

دین کے سب احکام کی غرض

ہی یہی ہے کہ انسان سہولت سے اور آرام سے ارتقائی منازل طے کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے قُرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے اور اس سے ہمیں یہ بھی پتہ لگا جیسا کہ دوسری جگہ بھی اس کی وضاحت ہے کہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنا ہم پر فرض نہیں کیا گیا بلکہ صوم ہم پر فرض کیا گیا ہے اور ان دو میں بڑا فرق رکھا ہے شریعت اسلامیہ نے ۔ بھوکا تو ایک غریب بھی رہتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا ۔ بھوکا تو ایک بیمار بھی رہتا ہے ۔ ڈاکٹر اُسے کہتا ہے کہ تیری بیماری ایسی ہے کہ ۲۴ گھنٹے یا بعض دفعہ ۴۸ گھنٹے تیرے معدے میں غذا نہیں جانی چاہیئے لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا شخص صائم یعنی روزے دار نہیں ہوتا ۔ بھوکا تو وہ بھی رہتا ہے جو جنگل میں راہ گم کر دیتا ہے اور کئی کئی دن تک اُسے کھانے کو نہیں ملتا لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا ۔ پس محض بھوکا رہنا انسان کو روزہ دار نہیں بناتا بلکہ وہ بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے جس میں انسان دو پہلو اختیار کرتا ہے ۔ ایک شہوتِ نفس سے بچنے کا پہلو جو کہ ایک عام Symbol (سمبل) اور علامت ہے اور جس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی آفاتِ نفس سے بچنے کی کوشش کرو اور دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اسلئے اللہ تعالیٰ کی تدبیر نے بھوکے رکھے ہیں کہ وہ بھوکے رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں ان کے پیٹ بھرنے کے لئے سعی اور کوشش کی جائے ۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوسرے اصول کے متعلق بھی ہمارے لئے اپنی زندگی میں ایک

بہترین اُسوہ اور کامل نمونہ

قائم کیا ۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے

"کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ"

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی رمضان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ویسے بھی بڑے سخی تھے اور دوسروں کو سُکھ پہنچانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے لیکن رمضان کے مہینے میں تیز ہوائیں اپنی تیزی میں آپؐ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں ۔ اس قدر جود اور سخا پائی جاتی تھی ۔ پھر صرف پیسے کی نہیں بلکہ دوسروں کو خیر اور بھلائی پہنچانے کے لئے ایک سخاوت ہوتی ہے ۔ سخی دل انسان صرف اپنے مال یا اپنی دولت ہی سے دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔ وہ اپنے وقت سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔ وہ اپنی دعاؤں سے بھی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے ۔ انسان اپنی اس فطرتی سخاوت کا مختلف طرق سے اظہار کر رہا ہوتا ہے ۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی سخی تھے لیکن رمضان کے مہینے میں آپؐ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ تمہیں بھوکا اسلئے نہیں رکھا گیا کہ تم بھوک کی تکلیف اٹھاؤ بلکہ

اصل مقصد یہ ہے

کہ دوسروں کی بھلائی کے کام کرو ، نیکی کے کام کرو اور دوسروں کو سُکھ پہنچانے کی سعی کرو ۔ اپنے پیسے سے بھی ، اپنے اثر و رسوخ سے بھی اور اپنی دعاؤں سے بھی ۔

پس رمضان کے مہینے میں دن کے وقت شہوتِ نفس سے بچا جاتا ہے اور دوسرے کھانے پینے کو چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ شہوتِ نفس سے بچنا اصولی طور پر ایک علامت ہے ، ایک سبق ہے کہ ہر قسم کی آفاتِ نفس سے بچنا ضروری ہے ۔ آپؐ نے فرمایا

"مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ" ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزّور والعمل بہ)

یعنی جو شخص صداقت کو چھوڑ کر جھوٹ اور زُور اور باطل کی باتیں کرتا اور باطل اصول ہی پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے اور شہوتِ نفس کو چھوڑ دے کیونکہ خدا تعالیٰ کو وہ مقبول نہیں ہوگا ۔ صرف وہ ترک مقبول ہوگا جس کے نتیجہ میں انسان اس حکمت اور اصول کو سمجھنے والا ہو جس حکمت اور اصول کا یہاں سبق دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ نہ تو زبان ناپاکی اور گندگی کی راہوں کو اختیار

۱؎ بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان ۔ ۲؎ ایضاً

کرے اور نہ جوارح باطل کے میدانوں میں کوشاں نظر آئیں بلکہ زبان پر حق وصداقت جاری ہو اور حق و صداقت کے چشمے انسان کے جوارح سے پھوٹنے والے ہوں۔ تب خدا تعالیٰ اِس وجہ سے کہ انسان نے روزے کی حکمت کو سمجھا اور اس حکمت کے سمجھنے کے بعد اس نے وہ اعمال بجالائے جو خدا تعالیٰ کو پیارے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر رجوع برحمت ہوگا اور نجات اور جنت کے دروازے آسمانوں پر کھولے جائیں گے اور قرب کی راہوں پر چلنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں

قیام اللیل

کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ" (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

یعنی جو شخص راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی حمد کے لئے اور اسکے بندوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے جاگتا اور شب بیداری اختیار کرتا ہے اسلئے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو اور اسلئے کہ جب وہ اِس دنیا میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ سے یہ اُمید رکھے کہ وہ ان کوششوں کو قبول کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اس کو آخرت کی نعماء ملیں گی۔ جو ایسا کرے گا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ جو کوتاہیاں اور غفلتیں اس سے ہو چکی ہونگی اللہ تعالیٰ اپنی صفتِ رحیمیت کے جوش میں ان کوتاہیوں کو ڈھانپ لے گا اور کوئی جزائے بد جس کا وہ دوسری صورت میں مستحق ہوتا وہ اسے نہیں ملے گی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریم کرتا ہے اس کا بھی اُسے ثواب ملتا ہے

کثرتِ تلاوتِ قرآن کریم

کا ثواب بھی اور دوسرے ثواب بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتے ہیں۔ جب انسان اس فضل کو جذب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت، جوش میں آتی ہے اور اس طرح جب اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت جوش میں آتی ہے تب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی رضا کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے جزا دیتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت نیکی تو ہے لیکن صرف اسی صورت میں کہ شرائط پوری ہوں۔ قرآن کریم کی تلاوت تو عیسائی بھی کرتے ہیں مگر وہ اس کی تلاوت اس نیت سے کرتے ہیں کہ قرآن کریم پر اعتراض کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے مگر آپ نے اس پاک ترین نیت کے ساتھ تلاوت کی کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فضل آپ پر نازل ہوا۔ پس کثرتِ تلاوتِ قرآن کریم ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ خلوصِ نیت بھی نہایت ہی ضروری ہے۔ اسکے بغیر تلاوت کی جو نعمتیں ہیں یا قرآن کریم کی جو نعمتیں ہیں وہ انسان کو حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے

بڑی جدّ وجہد کی ضرورت ہے

اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن کریم کے فیوض سے انسان بھی حصہ وافر لے سکتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کو جوش میں لائے۔ اسی لئے رمضان کے مہینے میں کثرتِ تلاوت پر زور دیا گیا ہے۔ حالانکہ اور بہت سی روحانی مشقتیں (اگر دنیا کا محاورہ استعمال کیا جائے) اس پر ڈالی گئی تھیں دن کو بھوکا پیاسا رہنا اور پابندیاں سہنا اور پھر لوگوں کا خیال رکھنا اور پھر یہ بھی دیکھنا کہ دوسروں کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے رمضان کے دنوں میں اُسے باہر جانا پڑے گا اور اُسے جانا چاہیئے اگر اُس نے روزے کا حق ادا کرنا ہے۔ پھر رات کے نوافل ہیں۔ لیکن ان ساری چیزوں کے باوجود مثلاً قرآن کریم کی اس تلاوت اگر خود قاری ہو یا اس سماع کے علاوہ اگر خود قاری نہ ہو تراویح پڑھ رہا ہو اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔

ہمارے بزرگ محدّثین

یعنی علم حدیث کے جو علماء تھے وہ تو رمضان کے مہینے میں اپنی حدیث کی کتب کے مسودات اور پوتھیاں وغیرہ کو بند کر دیتے تھے اور صرف قرآن کریم کو ہاتھ میں پکڑ لیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ رمضان میں قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔ دوسرے بزرگ صحابہؓ بھی بڑی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ بعض تو تین دن کے اندر سارے قرآن کریم کو ختم کر لیتے تھے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو تین دن میں ختم کرنے کا ویسے ہی شوق ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو تین دن میں ختم کر لیا۔ دراصل اس طرح جلدی جلدی سمجھے بغیر تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا ثواب نہیں ہے البتہ قرآن کریم پر جو شخص عبور رکھتا ہے وہ اگر قرآن کریم کو جلدی پڑھتا جائے تب بھی چونکہ اس نے قرآن کریم کو کثرت سے پڑھا ہوا ہوتا ہے اسلئے سارے معانی اس کو یاد آنے شروع ہو جاتے ہیں اور نئے معانی پر اس کا ذہن اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبور حاصل کرتا چلا جاتا ہے یہ تو ٹھیک ہے کہ اس طرح تین دن کے اندر قرآن کریم کو پڑھ لیا لیکن جس شخص کو معمولی ترجمہ آتا ہے اگر وہ ریل گاڑی کی طرح تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا کام نہیں ہے۔ قرآن کریم کوئی ٹونہ یا تعویذ یا جادو نہیں ہے۔ قرآن کریم تو حکمت اور انوار سے پُر اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی کتاب ہے جس کے علوم سے حصہ لینا چاہیئے نہ یہ کہ محض جلدی جلدی تلاوت کر لی جائے۔ جو دوسروں کو کیا خود اپنے آپ کو بھی سمجھ نہ آئے۔ پس اگر انسان پورے غور سے اور پوری طرح سمجھتے ہوئے قرآن کریم پڑھ سکتا ہے تو پھر جتنی تیزی سے وہ چاہے پڑھے اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک سیپارہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اسکو ڈیڑھ سیپارہ نہیں پڑھنا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں اگر کوئی ایسا شخص ہو اور ضرور ایسے ہونگے جنکو شروع سے پڑھنے کی توفیق نہیں مل سکی۔ ہم نے کئی ایک کو تعلیم بالغاں کے ذریعہ قرآن کریم پڑھوایا ہے جس طرح مثلاً اب بھی ہم تاکید کر رہے ہیں کہ قرآن کریم کو اسکے ترجمہ کے ساتھ لوگوں کو پڑھایا جائے۔ اگر کوئی آدمی صرف ایک ربع یعنی سیپارے کا چوتھا حصہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اس کو آدھا سیپارہ نہیں پڑھنا چاہیئے کیونکہ ہم نے ایسا نہیں کرنا کہ ایک چکر بنایا اور اس کو چکر دیکر کہہ دیا کہ ایک کروڑ دفعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد یا اس کی تسبیح بیان کر دی ہے۔

قرآن کریم کو پورے غور سے پڑھنا

اور اس نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکے سمجھنے کی توفیق دے اور پھر اللہ تعالیٰ

اس بات کی بھی توفیق دے کہ ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ تب تلاوتِ قرآن کریم کا فائدہ ہے اور تب اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے جلوے انسان دیکھتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت کے ساتھ ماہِ رمضان کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی باتیں مجھے چھوڑنی پڑیں گی۔ چند باتیں جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں اُن میں تلاوتِ قرآن کریم کی کثرت بھی ہے۔ تلاوتِ قرآن کریم کا خدا تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کا ایک پہلو اس کی صفتِ رحیمیت کی وجہ سے جوش میں آتا ہے اور قرآن کریم کے فیوض سے وہی شخص مستفید ہو سکتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت جوش میں آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے:-

"کسی فرد انسانی کا کلامِ الٰہی کے فیض سے فی الحقیقت مستفیض ہو جانا اور اس کی برکات اور انوار سے متمتع ہو کر منزلِ مقصود تک پہنچنا اور اپنی سعی و کوشش کے ثمرہ کو حاصل کرنا یہ صفتِ رحیمیت کی تائید سے وقوع میں آتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۲ طبع چہارم حاشیہ نمبر ۱۱)

پس قرآن کریم پر غور کرنا اور یہ عہد اور یہ نیت کرنا کہ ہم اس کے احکام پر عمل کریں گے اور پھر عملاً سعی اور کوشش کرنا یہ ساری چیزیں اُس وقت ثمر آور ہوتی ہیں جب انسان اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے اس کی

صفتِ رحیمیت کو جوش میں لاتا ہے

اور صفتِ رحیمیت کی برکت سے کلامِ الٰہی سیکھتا ہے۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بھی فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہی ہے اس لئے آپ کی اِس عبارت کی رُو سے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے

کہ میرے کلام کو، اس کلامِ عظیم یعنی اس قرآن کریم کو جو نورِ محض کے چشمہ سے ہمارے لئے نورِ محض بن کر نکلا ہے اس سے تم حقیقی فائدہ صرف اسی صورت میں اٹھا سکتے ہو اور اس کی برکات اور اس کے انوار تمہیں صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ تم اس کو غور سے پڑھو۔ قرآن کریم کے یہ برکات اور یہ انوار جن سے ہم نے متمتع ہونا ہے۔ یہ فی ذاتہا ہمارا مقصود نہیں بلکہ یہ ذریعہ ہیں ایک اور مقصد کے حاصل کرنے کا اور یہ مقصد قربِ الٰہی کا حصول ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم قرآن کریم کے فیوض اور برکات اور اس کے انوار سے متمتع ہونے کے بعد قُربِ الٰہی کو صرف اس صورت میں حاصل کر سکتے ہو کہ خدائے رحیم کی رحمت جوش میں آنے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:-

"جس قدر کسی کے دل میں خلوص اور صدق پیدا ہو جاتا ہے جس قدر کوئی جدّ و جہد سے متابعت اختیار کرتا ہے اسی قدر کلامِ الٰہی کی تاثیر اس کے دل پر ہوتی ہے اور اسی قدر وہ اس کے انوار سے متمتع ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۲ طبع چہارم حاشیہ نمبر ۱۱)

پس اس کے لئے

کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت

ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ کوشش اور مجاہدہ پانچ جہتوں سے محفوظ کر کے ماہِ رمضان میں رکھا ہے یعنی ایک یہ کہ روزہ رکھتا ہے جس کے معنے ہیں کہ نفسانی شہوات سے پوری مستعدی اور پوری بیداری اور جوش کے ساتھ محفوظ رہنے کی کوشش کرنا اور جو اعمالِ صالحہ ہیں جن کو قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل جوش مارتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ اعمالِ صالحہ بجا لانا ـــ اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرنا تلاوتِ قرآن کریم اور قیام اللیل کے ساتھ ـــ میں تلاوت قرآن کریم اسلئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی جگہ کوئی ایسی بات آتی یا کوئی ایسا مضمون بیان ہوتا جس سے خدا تعالیٰ کی بزرگی اور اسکی بڑائی اور اسکی رفعت ثابت ہوتی تو آپؐ اللہ تعالیٰ کی حمد میں لگ جاتے اور جس وقت وہ جگہ سامنے آتی جہاں خدا تعالیٰ کے غضب اور اسکے قہر کا بیان ہوتا تو آپؐ استغفار میں لگ جاتے۔ دراصل قرآن کریم کی تلاوت کا یہی طریق ہونا چاہیئے۔

پس رمضان میں ان ساری چیزوں کو اکٹھا کیا گیا ہے اور عبادات کا یہ مجموعہ

عظیم مجاہدہ اور عظیم کوشش ہے

اور یہ ایک ایسی کوشش ہے جس نے اس کے دن اور رات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ایسی کوشش ہے جس میں نفس کے حقوق کی ادائگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ تزکیۂ نفس اور طہارتِ قلب کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے اور ہر شخص کو سکھ پہنچانے اور ہر شخص کو دُکھوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ مختلف کوششیں جن کا تعلق دن سے بھی ہے اور رات سے بھی ہے جنکا تعلق ایثار اور قربانی سے بھی ہے یعنی شہوت سے بچنا اور کھانے پینے کو چھوڑنا اور جنکا تعلق مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ غیروں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنے سے بھی ہے۔ پھر ان کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے۔ یعنی قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اسکی ثناء اور اسکی تسبیح کو کثرت سے بیان کرنا۔ اسی طرح انکا مجموعی طور پر حقوق العباد سے بھی تعلق ہے۔ پس قریباً تمام عبادات کے متعلق اصولی طور پر انہیں اشارہ کر دیا گیا ہے۔ پس رمضان میں انسان خدا کی راہ میں گویا اپنی جدّ و جہد کو اسکے کمال تک

پہنچا دیتا ہے اور جس وقت انسان اپنی کوشش کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا فضل جو دراصل اس کی رحیمیت کا فضل ہے جوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جزاء دیتا ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت کسی سے سلوک کرنا چاہتا ہے تو صرف اس کی کوشش ہی کی اُسے جزاء نہیں دیتا بلکہ ایک تو اس کا فضل ہمیں اس طرح نظر آتا ہے کہ انسان بہرحال کمزور ہے۔ وہ کوشش تو کرتا ہے لیکن اس کی کوشش میں بہت سے نقائص رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی

صفت رحیمیت کے نتیجہ میں

ان نقائص کو دُور کرتا اور انسان کے اعمال کو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ انسان کوشش کرتا ہے لیکن اس کی کوشش اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کو سہارا دیتا ہے اور اس کی کوشش کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ پس نقص کوئی نہ رہا اور کمال تک پہنچا دیا اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے انسان کو حاصل ہوتی ہیں انسان کی اپنی کوشش سے حاصل نہیں ہوتیں کیونکہ انسانی کوشش کسی صورت میں بھی نقص سے خالی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ایک ذات ہے جس کے اندر کوئی عیب نہیں۔ انسان نہ تو بے عیب ہے اور نہ اس کی کوئی کوشش مکمل اور غیر ناقص ہے۔ انسان کی کوشش کا نقص سے پاک ہونا ناممکن ہے۔ البتہ انسان کی سچی اور پُرخلوص کوشش کے نقص کو اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے۔ انسان کی کوئی ایسی کوشش نہیں ہو سکتی جو سو فیصدی کمال کو پہنچنے والی ہو۔ پس جہاں انسانی کوشش میں کوئی نقص ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی رحیمیت اس نقص کو دُور کر دیتی ہے یا جہاں کوشش ادھوری ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اس کو کمال تک پہنچا دیتی ہے۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کا یہ فضل شاملِ حال نہ ہو انسان نجات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

نجات اسی کی ہوگی

جو خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرے گا۔ کوئی شخص اپنی کوشش کے نتیجہ میں نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کوئی شخص اپنی کوشش کے نتیجہ میں یا اپنی تدبیر کے نتیجہ میں اپنے کسی کام کو مکمل اور بے عیب اور غیر ناقص نہیں بنا سکتا۔ اس کی کوشش سو فیصدی مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ غفلت سے، اُونگھ سے اور نیند سے تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پاک ہے انسان پر تو غفلت اور اُونگھ اور نیند طاری ہو جاتی ہے اور یہ اونگھ اور نیند ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ جس طرح جسمانی طور پر اُونگھ اور نیند ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی انسان پر اُونگھ اور نیند کے زمانے آجاتے ہیں پس جبکہ انسانی کوششوں پر اُونگھ اور نیند کا زمانہ آتا ہے وہ مکمل کیسے ہو سکتی ہے وہ مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔ اور یہ ایک بڑی واضح اور موٹی بات ہے کہ جب تک کوئی کام اپنے کمال کو نہ پہنچے اس کی جزاء مل ہی نہیں سکتی۔ مثلاً جو شخص سو میل پیدل چلنے کے بعد ربوہ سے ایک میل کے فاصلے پر آکر تھک کر بیٹھ گیا وہ ربوہ نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ۱۰۱ میل کا سفر تھا سو میل طے کر لئے اب یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ ربوہ پہنچ گیا یہ کیسے سمجھ لیا جائے۔ عقل اس کو تسلیم نہیں کرتی اسلئے کہ جب تک کوشش مکمل نہ ہو اس وقت تک نیک نتیجہ اور بہترین ثمرہ نکل نہیں سکتا جو نکلنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص ایک سو ایک میل کا مثلاً سفر کر سکتا ہے لیکن راستے میں بھٹک گیا اور اس نقص کی وجہ سے اِدھر اُدھر ہوتا چلا گیا اور اس میں طاقت ہی ۱۰۱ میل کا سفر کرنے کی تھی لیکن ۱۰۱ میل کا سفر طے کرنے کی کوشش کے باوجود اپنے اس نقص کی وجہ سے ربوہ نہیں پہنچ سکا۔ پس اگر ایسا نقص ہو تو اللہ تعالیٰ اس نقص کو دُور کر دیتا ہے۔ اور جب کوشش ناتمام ہو تو اللہ تعالےٰ اس کو اپنے فضل سے تمام اور کامل کر دیتا ہے اس کو اپنے فضل سے مکمل کر دیتا ہے۔ اس کی مدد کرتا ہے پس جب تک خدا تعالیٰ کی مدد انسان کے شاملِ حال نہیں ہوتی اس وقت تک اس کو اپنی کوشش کا ثمرہ نہیں مل سکتا۔ اور ہماری عقل بھی یہی تسلیم کرتی ہے کہ اس کو کوئی ثمرہ نہیں ملے گا۔ غرض

نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نجات ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان کا کوئی عمل ایسا نہیں جو ناقص نہ ہو اور کوئی عمل ایسا نہیں جو ادھورا نہ ہو۔ انسان کا عمل سو فیصدی مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس نقص کو دُور کرنیوالا۔ اس کمی کو پُورا کرنیوالا۔ اس ادھورے پن کو مکمل کرنیوالا دراصل اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہوتا ہے اِس لئے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو انسان کو نجات نہیں مل سکتی اور اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینے میں مختلف قسم کی کوششوں اور مجاہدات کو اکٹھا کر دیا ہے۔ جسم کا مجاہدہ ہے۔ زبان کا مجاہدہ ہے۔ اعمال کا مجاہدہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں اوقات بسر کرنے کا مجاہدہ ہے قرآن کریم پر کثرت سے غور اور فکر اور تدبر کرنے کا مجاہدہ ہے اور بھی بہت سے مجاہدات اکٹھے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دعا کیا کرو۔ دعائیں کرنا بھی ایک مجاہدہ ہے۔ مَیں نے ابھی نوافل کے متعلق جو کہا تھا وہ بھی دعائیں کرنے کے لئے ہوتے ہیں یعنی سب کوششوں کے بعد خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ اے خدا! ہم نے اپنی طرف سے اپنی سی کوشش کر لی لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہماری کوشش ناقص ہے اور ہم نے پورا زور لگایا لیکن ہم مانتے ہیں کہ ہم پورا زور لگائیں تب بھی وہ بات نہیں بنتی اور ہم منزلِ مقصود تک پہنچ نہیں سکتے اِس لئے ہم تیرے حضور عاجزانہ طور پر جھکتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اے رحیم خدا! ہم پر رحم فرما اور ہماری کوششوں اور سعی اور خلوص نیت میں اگر کوئی نقص ہے تو اس کو دُور کر دے۔ اگر کوئی کمی ہے تو اس کو پورا کر دے ہماری کوششیں ادھوری ہیں ہم انسان ہیں ہماری کوششوں کے کمال تک پہنچنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اپنے رحم سے مہیا فرما۔ اے ہمارے ربِ رحیم! ہماری کوششوں کا وہ نتیجہ نکال جو ہمارے لئے جنت اور قُرب اور رضا کے حصول کا باعث بنے اور ہم تیرے محبوب بن جائیں جس طرح کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہم تیرے عاشق اور عاجز بندے ہیں اور جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم تجھ ہی میں فنا ہو جانے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔

پس رمضان کا بابرکت مہینہ آرہا ہے

اس ماہ میں ہم نے خدا اور اسکے رسول کے حکم سے بہت سی کوششیں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی ان کوششوں کو صحیح طور پر اپنی اپنی استعداد کے مطابق کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا اے رحیم خدا! ہم جانتے ہیں کہ اگر تیرا رحم ہمارے نقص کو دُور نہ کرے، اگر تیری رحیمیّت ہماری کوشش کو آخری مقصود تک پہنچانے میں اس کا سہارا نہ بنے تو ساری کوششوں کے باوجود ہم اپنی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ پس ہمارے لئے اپنی رحمت کو جوش میں لا اور ہمیں وہ تمام نعمتیں اور انوار اور برکات وافر طور پر عطا فرما جن کا تعلق تیرے اس پاک ماہ رمضان سے ہے۔ اللّٰھم آمین ✦

مجلس انصار اللہ لاہور کے سالانہ تربیتی اجتماع کی مختصر روداد

مجلس انصار اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع بروز ہفتہ بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۰ء مسجد دارالذکر میں تقریباً ۵½ بجے شام شروع ہوا اور مورخہ ۲۰ ستمبر بروز اتوار ½۲ بجے شام بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے باوجود علالت طبع کے اجتماع میں شریک انصار کے نام پیغام لکھ کر ارسال فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی جانب سے نائب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل۔ قائد مال مجلس مرکزیہ مکرمی چوہدری ظہور احمد صاحب قائد وقف جدید مکرمی صوفی بشارت الرحمٰن صاحب۔ قائد تحریک جدید مکرمی چوہدری شبیر احمد صاحب نے ربوہ سے تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اجلاس میں مقامی اور ضلع کی مجالس کے انصار کے علاوہ نہ صرف خدام اور اطفال نے شرکت فرمائی بلکہ مستورات نے شمولیت فرما کر تقاریر سے فائدہ اٹھایا۔

افتتاحی اجلاس ۔۔۔ مکرمی و محترمی چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی صدارت میں اجلاس شروع ہوا۔ مکرمی حافظ عطاء الحق صاحب کی تلاوت اور محمد بشیر صاحب زیروی کی نظم کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب انصار اللہ کی اہمیت واضح فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے سورہ فاتحہ کا درس دیا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لاہور مکرم عبد اللطیف صاحب ستکوہی جاری رہی۔ مکرم شیخ عبد الحق صاحب منتظم عمومی مجلس لاہور نے تذکرۃ الشہادتین سے جماعت کے نام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح سنائیں۔

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرمی مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا۔

مکرمی چوہدری شاہ محمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریکات کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ پورے اخلاص۔ قربانی اور صدق دلی سے ان میں حصہ لینے کی کوشش فرمائیں۔ صاحب صدر کی صدارتی تقریر کے بعد پہلے دن کا اجتماع پونے نو بجے ختم ہوا۔ مقامی اور باہر کی مجالس کے تقریباً ۱۵۰ مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

۲۰ ستمبر - اگلے روز تقریباً ½۳ بجے صبح بیداری کے بعد نماز تہجد مکرم حافظ قاری فتح محمد صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت میاں عبد الحکیم صاحب نائب زعیم اعلیٰ شروع ہوئی۔ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے درس قرآن مجید فرمایا اور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے درس حدیث فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے خوش الحانی سے سنایا۔

بعدہٗ مکرمی چوہدری نصیر احمد صاحب نے "میں کیونکر احمدی ہوا" کے موضوع پر اپنے حالات بیان فرمائے۔

تقریباً ½۶ بجے اجلاس برخاست ہوا۔ سات سے آٹھ بجے تک کھیلوں کے پروگرام میں کلائی پکڑنا۔ والی بال گولہ پھینکنا اور رسہ کشی وغیرہ کے مقابلہ جات ہوئے۔

نو بجے صبح چوتھا اجلاس زیر صدارت مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن۔ نظم اور عہد نامہ کے بعد تربیت اولاد کے موضوع پر مکرمی اخوند فیاض احمد خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرمی نصیر احمد ناصر نے "وقت کی ضرورت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

آپ کے بعد محترم جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب قائد وقف جدید نے مبسوط تقریر فرمائی۔ اور وقف جدید کی اہمیت کے بارہ میں احباب کو توجہ دلائی۔ صاحب صدر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے تعلق باللہ اور خدمت خلق کے سلسلہ میں انصار کو توجہ دلائی۔

چوتھے اجلاس کے بعد شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مکرمی زعیم اعلیٰ صاحب مقامی شروع ہوا جو تقریباً ½۱ گھنٹہ جاری رہا۔ اور بیشتر انصار نے مقامی اور ضلع کی مجالس کی کارکردگی۔ بہتری اور مسابقت کے لئے نئی تجاویز پیش کیں شوریٰ کے اختتام پر مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ افریقہ حال سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے انصار اللہ سے خطاب فرماتے ہوئے ڈاکٹروں، استادوں، اور دیگر احباب کو حضور کی آواز پر لبیک کہنے کی تحریک فرمائی۔ بعدہٗ مکرم زعیم صاحب اعلیٰ نے بعض ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دربارہ مالی قربانیاں پڑھ کر سنائے۔

تقریباً ½۱ بجے کھانے اور نماز کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔ **تمام حاضر احباب جو 844 کی تعداد میں تھے** (انصار خدام۔ اطفال۔ مستورات) کو کھانا پیش کیا گیا۔

آخری اجلاس - آخری اور پانچواں اجلاس ½۲ بجے زیر صدارت نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مکرمی مولانا ابو العطاء صاحب شروع ہوا۔ مکرمی محمد بشیر صاحب نے تلاوت فرمائی اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال و قائد تحریک جدید نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ عہد نامہ دہرایا گیا جس کے بعد صدر مجلس انصار اللہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پیغام اخویم شیخ عبد الوہاب صاحب منتظم عمومی نے پڑھ کر سنایا۔ آپ نے اس پیغام میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے

یہ اجتماع ہر لحاظ سے بابرکت

فرمائے۔ خدا اور رسول کی جو

باتیں آپ لوگ سنیں اُن

پر عمل کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ

عطا فرمائے۔ کہ خالی گفتگو

جس کے ساتھ عمل کی چاشنی

نہ ہو اپنے ساتھ کوئی برکت

نہیں رکھتی۔ میری طرف سے

جملہ احباب کی خدمت میں

محبت بھرا سلام اور دعا

کی درخواست عرض کر دیں

جزاکم اللہ ۔ خدا حافظ

اس کے بعد قائد مال چوہدری ظہور احمد صاحب نے تبلیغ اسلام کے لئے جد و جہد کے موضوع پر مقالہ پڑھا شیخ عبد الوہاب صاحب نے مجلس انصار اللہ لاہور کی مساعی اور کارکردگی کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد محترم نائب صدر صاحب نے انصار سے مؤثر خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے رپورٹ کارگزاری کے متعلق خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا وہ ہر پہلو سے جامع اور خوش کن ہے۔

محترم نائب صدر صاحب کی تقریر کے بعد امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل و دوم میں اوّل اور دوم آنے والے انصار کو (جو خدا کے فضل سے مجلس لاہور کے رکن ہیں) یعنی مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب اور سید بہاول شاہ صاحب کو اوّل اور شیخ مبارک احمد صاحب کو دوئم انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح حلقہ جات لاہور کے مندرجہ ذیل ان عہدیداران کو جنہوں نے کارکردگی کے لحاظ سے عمدہ کام کیا اور اپنی مجلس کو آگے لانے کے لئے جد و جہد کی۔

اوّل ۔ حلقہ وحدت کالونی زعیم چوہدری انور علی صاحب

دوئم ۔ " اسلامیہ پارک " سردار بشیر احمد صاحب

سوئم ۔ " سمن آباد " میاں محمد رفیق صاحب

اجتماع مقامی میں ایسے حلقہ جات کو بھی انعام دیا گیا جنہوں نے اپنے حلقوں کی ۸۰ فیصد یا اس سے زائد انصار کو اجتماع میں لانے کی سعی فرمائی۔ اور حاضری کو کم و بیش سو فیصدی پورا کیا ان حلقوں کے نام یہ ہیں۔

اوّل ۔ حلقہ مغلپورہ گنج زعیم چوہدری غلام رسول صاحب

دوئم ۔ " سنت نگر " بشیر احمد صاحب نظام

" " بھاٹی گیٹ " شیخ محبوب الٰہی صاحب

سوئم " صدر " عیم صوبیدار محمد اختر صاحب

کھیلوں کے مقابلہ جات کلائی پکڑنا ۔ دوڑ گولہ پھینکنا میں اوّل اور دوئم آنے والوں کو بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

مکرمی زعیم اعلیٰ کے شکریہ کے بعد مکرم نائب صدر صاحب نے دعا فرمائی اور اس طرح دعاؤں کے ساتھ ہمارا سالانہ اجتماع بفضلہٖ تعالےٰ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا

اجتماع کی تیاری میں ایک ماہ قبل سے ہی مندرجہ ذیل احباب نے دن رات محنت کے ساتھ اجتماع کو کامیاب کرنے کے لئے کام کیا۔

مکرمی ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی زعیم اعلیٰ ۔ (۲) ۔ میاں عبد الحکیم صاحب نائب زعیم اعلیٰ ۔ شیخ عبد الوہاب منتظم عمومی ۔ مکرم شیخ احمد علی صاحب منتظم مال ۔ مکرمی سردار بشیر احمد صاحب منتظم تعلیم ۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب منتظم ایثار مکرم چوہدری عبد الوحید صاحب نگران ۔ مکرم مرید احمد صاحب منتظم صحت جسمانی ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کارکنان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آئندہ بھی اپنے فضل سے بیش از پیش خدمات بجا لانے کی توفیق دے ۔ آمین ثم آمین ۔

(نامہ نگار)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

انگلستان کے گرجوں کے کینیڈین خریدار

آئندہ سالوں میں ۷۰۰ سے زائد گرجے فروخت ہونے کی توقع

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ اسلام فجی)

اس زمانہ کے مامور من اللہ اور امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک اہم مقصد کسر صلیب یعنی عیسائیت کے مشرکانہ عقائد کا بطلان تھا چنانچہ حضور علیہ السلام نے ایسے واضح اور بین طور پر موجودہ عیسائیت کے مشرکانہ عقائد کا رد فرمایا ہے کہ معمولی عقل و دانش رکھنے والے انسان پر بھی ان کا بطلان واضح ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ تعصب کا شکار نہ ہو اور خدا ترسی اور انصاف اس کا شیوہ ہو۔ دنیا کے عیسائی فرقوں کے کسی لیڈر کو اس بارہ میں حضورؑ کی طرف سے دئے گئے چیلنج قبول کرنے کی آج تک نہ صرف جرأت نہیں ہوئی بلکہ اب انہیں یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ ان کے مشرکانہ عقائد سے عیسائی دنیا کی اکثریت بیزار ہو کر انہیں یکسر چھوڑ رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ موجودہ عیسائی مذہب دنیا میں برائے نام رہ جائیگا اور عیسائی قومیں فوج در فوج عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیں گی۔ جس کے آثار دنیا میں ہر جگہ ایسے نمایاں ہو چکے ہیں کہ ہر دانشمند انہیں بآسانی ملاحظہ کر سکتا ہے

پس کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندہ و پائندہ علم کلام کی دنیا میں موجودگی میں عیسائیت کی تعلیم و عقائد اب ہرگز پنپ نہیں سکتے اور کوئی خدا ترس انسان بھی انہیں اپنا نہیں سکتا وہ لوگ جنہیں اب بھی یہ دعویٰ ہے کہ عیسائیت دنیا میں ترقی کر رہی ہے یا تو وہ اپنے متعصبانہ رویّہ کی وجہ سے سخت غلطی خوردہ ہیں یا پھر وہ عملاً دیدہ دانستہ حق پوشی اور غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آج خود عیسائی رہنما اور لیڈر اور دنیا کے سرکردہ مسیحی اپنی مذہبی کمزوری اور عیسائی عوام کی عیسائیت سے بیزاری کو پوری طرح محسوس کر چکے ہیں۔ چنانچہ عوام کی یہ بیزاری اور لاتعلقی اب اس قدر بڑھ چکی ہے کہ یورپ کے بعض شہروں اور قصبوں میں لاتعداد چرچ ایسے ویران اور خالی ہو چکے ہیں کہ ان کو دیگر کاموں کے لئے استعمال کرنا یا فروخت کر دینا ضروری ہو گیا ہے۔ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں یورپین قوموں کی عیسائیت سے بیزاری اور وہاں پر موجودہ عیسائیت کی ڈگمگاتی ہوئی بوسیدہ عمارت کا آنکھوں دیکھا حال یوں بیان فرماتے ہیں:-

"یورپ میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے تثلیث کو ختم کر دیا ہے۔ یعنی گرجا کے ساتھ انہیں اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ البتہ ان قوموں پر عیسائیت کا لیبل لگا ہوا ہے۔ آپ نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا ہوگا۔ آپ اپنے تصور میں بھی یہ نہیں لا سکتے کہ کسی مسجد کے سامنے (For sale) فارسیل کا بورڈ لگا ہوا ہو۔ یعنی یہ مسجد قابل فروخت ہے لیکن خود میری آنکھوں نے لندن کے بعض گرجوں کے سامنے for sale (فارسیل) کا بورڈ لگا ہوا دیکھا ہے۔ دوسرا کاموں کی مصروفیات کی وجہ سے مجھے اکثر باہر نکلنے کا کم ہی موقع ملتا تھا لیکن جب کبھی میں موٹر میں باہر نکلتا اور کہیں گرجا نظر آتا خصوصاً اتوار کے روز تو میں یہ دیکھنے کی کوشش کرتا کہ مجھے اندر جانے والے یا باہر نکلنے والے نظر آجائیں اور میں یہ معلوم کر سکوں کہ وہ کس عمر یا کس ٹائپ کے لوگ ہیں۔

جب میں ۱۹۶۷ء میں وہاں گیا تھا تو اس وقت ایک موقع پر ہماری کار ایک گرجا کے سامنے سے ایسے وقت گذری جبکہ پرستش کرنے کے بعد عیسائی گرجا سے باہر نکل رہے تھے۔ چنانچہ میں یہ دیکھکر حیران ہو گیا کہ ان میں ۹۵ فی صد لوگ ساٹھ سال سے بڑی عمر کے تھے اور بمشکل ۵ فیصد لوگ ساٹھ سال سے کم عمر کے تھے اس طرح نوجوانوں کی گویا تین نسلیں سمجھنی چاہئیں اگر ہر ایک نسل ۲۰ سال کی ہو تو پچھلی تین نسلیں ایسی ہیں جنہیں عیسائیت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ عیسائی مملکت کہلاتی ہے مگر عجیب عیسائی مملکت ہے کہ وہاں کی ملکہ کو Sodomy سوڈومی بل پر مجبوراً دستخط کرنے پڑے"۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۰؍اگست)

یوروپین قوموں کی عیسائیت سے بیزاری اور نفرت کا اب اس حد تک بڑھ جانا اور گرجوں میں عبادت کے لئے جانے سے ان لوگوں کا اس قدر گریز کرنا اور پھر نتیجۃً وہاں کے عیسائی اداروں کا وہاں کے گرجوں اور مذہبی عمارتوں کو عام استعمال کے لئے فروخت کرنے پر مجبور ہو جانا اس امر کا بیّن اور ناقابل انکار ثبوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ کے مامور و مرسل اور کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صلیبی مذہب کا بطلان مجموعی لحاظ سے تمام دنیا پر ثابت ہو چکا ہے اور اسی نے اس بطلِ جلیل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند عظیم نے کسر صلیب کا کام بنہایت حسن و خوبی سے کر کے دکھا دیا ہے اس بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا واضح بیان کی تائید جزائر فجی کے واحد انگریزی روزنامہ فجی ٹائمز ۱۲ ستمبر ۱۹۷۱ء میں مطبوعہ ایک خبر یا اشتہار سے بھی ہوتی ہے جس میں انگلینڈ کے چرچوں وغیرہ کی فروخت کی موجودہ رفتار سے اندازہ کر کے یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ۷۰۰ سے زائد عیسائی چرچ عام استعمال کے لئے فارغ کر کے فروخت کئے جا سکیں گے ذیل میں فجی ٹائمز ۱۲ ستمبر کی اس خبر کا من و عن ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"انگلینڈ کے گرجے ڈالروں کے بھاؤ"

"انگلستان کے علاقائی ضلعوں کے کئی قدیم چرچ بیرونی ممالک کے خریداروں کی توجہ اور دلچسپی کا باعث بن رہے ہیں۔ کینیڈا (Canada) سے تیس ایسے خریداروں کی طرف سے انکوائری آچکی ہے جو کہ اپنے انگریز آباؤ اجداد کے پیدائشی وطن میں قابل فروخت گرجوں کو خرید کر اپنی ذاتی ملکیت میں لانا چاہتے ہیں۔ انگلستان کے موجودہ کلیسائی نظام میں خاص تبدیلیوں کے نتیجہ میں امید کی جاتی ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر انگلستان میں (۷۰۰) سات سو سے بھی زیادہ تعداد میں ایسے زائد از ضرورت گرجے فروخت کے لئے مہیا ہو سکیں گے۔ جنہیں عام عبادت کی بجائے ذاتی رہائش اور دیگر ضروریات کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ عوام کے دیہاتی علاقوں سے شہروں میں منتقل ہو جانے سے لاتعداد گرجے اب ویران ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ بڑے بڑے عالیشان قدیم گرجوں میں بھی اب صرف خال خال ہی عبادت کرنے والے دیکھنے میں آتے ہیں۔ اسلئے کلیسائی حلقوں کے ان چھوٹے چھوٹے عیسائی گروہوں کے لئے ایسے چرچوں کی نگہداشت کا مالی بوجھ اب ناقابل برداشت ہوا جاتا ہے

کسی گرجے پر زائد از ضرورت اور فارغ ہونے کا حکم لگانا کافی لمبی کارروائی چاہتا ہے جو کلیسائی ضلع اور اس علاقہ کے بشپ اور مل بینک لندن میں چرچ کمشنرز کے مشورہ اور سمجھوتہ سے عمل میں آتا ہے۔ مل بینک لندن کے آفس کے جملہ چرچ کمشنرز چرچ آف انگلینڈ کا مرکزی خزانہ کمیٹی کہلاتی ہے۔ مذکورہ بالا گرجوں میں سے جو قدیم گرجے تاریخی یا عمارتی لحاظ سے خاص اہمیت کے حامل سمجھے جائیں۔ انہیں بجائے فروخت کرنے کے بطور قومی آثار قدیمہ کے برقرار رکھا جائے گا۔ جن کی نگہداشت کے

اخراجات کی متحمل سٹیٹ گورنمنٹ ہوگی۔

تاہم اب سال رسیدہ گرجوں کی اکثریت کو عبادت کی بجائے دوسرے کاموں کے لئے استعمال کرنا ضروری ہوگیا ہے ورنہ وہ سب گھاس پھوس چڑھے ہوئے کھنڈررات بن کر رہ جائیں گے۔ ان میں سے جو گرجے بطور پرائیویٹ پراپرٹی فروخت نہ ہو سکیں گے انہیں پھر بطور لائبریریاں، یوتھ سنٹرز (یعنی جوان لڑکیوں کے کھیل تماشے اور ناچ گانے بجانے کے مرکز) تھیٹرز اور عمومی ہال وغیرہ میں تبدیل کرنا پڑے گا۔ بہرحال انگلش گرجوں کو جنہوں نے بھی انگلینڈ میں اپنے لئے بطور دیہاتی گھر کے خریدنا ہو انہیں ان کی عمارتوں کو گرم رکھنے نکاسی بندوبست اور چرچ گارڈن کی نگہداشت اور آئے دن ان کی درودیوار کی مرمت وغیرہ کے معاملات کا اکثر مقابلہ کرنا ہوگا۔ اب انگلینڈ کے قدیم شہروں مثلاً کیمبرج۔ یارک۔ لیٹر اور نارفوک وغیرہ میں پرائیویٹ استعمال اور پرائیویٹ پراپرٹی کے طور پر خریدنے کے لئے انگلش گرجے مل سکتے ہیں اور جو ضرورت مند اصحاب کسی شہر یا دیہات میں کوئی گرجا خریدنا چاہیں وہ چرچ کمشنرز آفس، مل بینک، لندن سے رابطہ قائم کریں"

(فجی ٹائمز ڈیلی ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۰ء)

یہ تو ہے ان ممالک اور قوموں کی عیسائیت سے بیزاری کا حال جہاں سے موجودہ عیسائیت اور دجالی فتنے دنیا کے دیگر ممالک میں پھیلے آج سے تقریباً ایک ڈیڑھ صدی پہلے دنیا کے دیگر ممالک میں پھیلنے شروع ہوئے درجو اب بھی عیسائی مذہب اور عیسائی تہذیب و تمدن کا گہوارہ کہلاتے ہیں اب ہمارے اپنے ملک کے عیسائی رہنماؤں کی زبانی پاکستان میں عیسائیت کا حال سنئے یہاں بھی یورپ کی طرح عیسائی مشنوں کی عمارتوں اور ہسپتالوں کو ہی فروخت کیا جا رہا ہے اور آئے دن ملک کے سینماؤں وغیرہ میں بھی ان کی فروخت کے اعلانات اور اشتہارات دئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں مشہور مسیحی رسالہ "کلام حق" گوجرانوالہ لکھتا ہے:۔

"ان کلیساؤں کی استقامت کے لئے سکول، کالج، مشن ہسپتال اور دیگر رہائشی کوٹھیاں تعمیر کی گئیں تاکہ خداوند کا جلال ترقی کر سکے مگر اب یہ حال ہے کہ ان مشن اداروں اور رہائشی کوٹھیوں کو جو صرف مسیحی خدمت کے لئے وقف تھیں اور اسی مقصد کے لئے سرکار عالیہ سے خریدی جا چکی تھیں اب فروخت کیا جا رہا ہے جن میں سے ان دنوں مشن کمپاؤنڈ بادوملہی مشن کمپاؤنڈ پسرور مشن کمپاؤنڈ بھیرہ فی الحال فروخت کی جا چکی ہیں اور جس امریکن مشن ہسپتال سرگودھا کو عرصہ سے بند کر رکھا تھا اب اس کے لئے یہاں سرگودھا کے تمام سینماؤں میں امریکن مشن ہسپتال برائے فروخت کی سلائیڈز اشتہار کی صورت میں ہر شو میں دکھائی جا رہی ہیں"

("کلام حق" جولائی ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۱
بحوالہ الفرقان اگست ۱۹۷۰ء)

حقیقت یہ ہے کہ اب دنیا بھر کے عیسائی عوام کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور حق ان پر آشکارا ہو رہا ہے اور اب وہ دن قریب سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں جبکہ عیسائی قومیں کیا یورپ اور کیا غیر ممالک میں اپنی عیسائیت کا آبائی اور روایتی جوا بھی اپنی گردنوں سے اتار کر دور پھینک دیں گی اور اسلام کی سچی توحید اور ابدی سلامتی اور سعادت کی راہ پر گامزن ہونگی اس کے ثبوت میں بھی مسیحی رسالہ "کلام حق" ہی کا بیان ملاحظہ ہو لکھتا ہے:۔

"آج خداوند کو موجودہ کلیسیا سے یہ شکایت ہے کہ اس میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جو بائیبل مقدس کو خدا کا الہامی اور بے خطا کلام نہیں مانتے اور مسیح کو خدا کا بیٹا قبول نہیں کرتے اور ۲

محترمہ حبیب بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے بہنوئی مکرم ملک بشیر الحق صاحب کی والدہ محترمہ حبیب بیگم صاحبہ جو محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو سوا دو بجے بعد دوپہر بعمر ۶۷ سال لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا جنازہ ان کے فرزند اور دیگر اعزا اسی روز رات بارہ بجے لاہور سے ربوہ لائے۔ ۲۰ر اکتوبر کو نماز فجر کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جاکر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے دعا کرائی

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر فیض قادر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف فیض اللہ چک کی منجھلی صاحبزادی تھیں۔ آپ پیدائشی احمدی اور موصیہ تھیں۔ آپ بہت ملنسار خاموش طبع صابر و شاکر اور مخیر خاتون تھیں سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد اخلاص رکھتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ زندگی میں جو بھی تکلیف آئی اسے بہت صبر سے برداشت کیا اور رضا بالقضاء کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ مرحومہ کی منجھلی بیٹی چھ ماہ قبل ایک حادثہ میں وفات پاگئی تھیں اس صدمہ کو بھی بہت صبر سے برداشت کیا۔

مرحومہ نے ایک فرزند ملک بشیر الحق صاحب اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں آپ کے دامادوں میں مکرم ملک عبدالرحیم صاحب آف قصور۔ مکرم ملک عطاء اللہ صاحب آف لاہور اور مکرم ملک محمود احمد صاحب ریلوے انجینئر لاہور شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے، نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(شیخ نور الحق ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ ربوہ)

داخلہ ایم۔ اے عربی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے عربی کلاس میں داخلہ بی۔ اے کا امتحان نکلنے کے دس دن بعد انشاء اللہ شروع ہو جائے گا۔ جو پانچ جون تک جاری رہے گا۔ اس وقت تک ہمارے ایم۔ اے عربی کے نتائج گزشتہ سالوں سے بفضلہ سو فیصدی آرہے ہیں۔ طلباء کے لئے فضل عمر ہوسٹل میں اور طالبات کے لئے ہوسٹل جامعہ نصرت میں رہائش کا نسلی بخش انتظام ہے

پرنسپل

۴ دوسروں کو بھی اس قسم کی تعلیم دے کر گمراہ کرتے ہیں تو بھی کلیسیا کے خودغرض اور بزدل لیڈر نہ ان کو اپنے درمیان سے نکالنے کی جرأت کرتے ہیں نہ خود ان سے علیحدہ ہوتے ہیں "

("کلام حق" گوجرانوالہ اکتوبر ۱۹۶۹ء
بحوالہ الفرقان اکتوبر ۱۹۶۹ء)

سرمہ ممیرا خاص ککرے، دھند۔ جالا۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ چھپروں کی خارش کا دشمن قیمت ۳ ماشہ ایک روپیہ

بیوٹی لوشن موسم سرما کا خاص تحفہ۔ کیل۔ چھائیاں اور چہرہ کے بدنما داغ دور کرنے میں بے مثال مفید قیمت فی شیشی ایک روپیہ

پتہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۱۱۳

میں سیدہ فریدہ بیگم زوجہ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔ ۔ ۔ ۱۰۰۰ روپے
(۲) زیورات طلائی ۱۵ تولے مالیتی ۔ ۔ ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے جس تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ۔ سیدہ فریدہ بیگم ربوہ
گواہ شد۔ مرزا رفیق احمد خاوند موصیہ ربوہ
گواہ شد۔ سید مسعود مبارک شاہ دار الصدر شرقی ربوہ

مسل ۲۵۲۱۷

میں چوہدری خیر الدین ولد چوہدری گوہر دین صاحب قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

دو ایکڑ زمین واقعہ بدو ملہی ضلع لاہور مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۷ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔ خیر الدین محافظ بہشتی مقبرہ ربوہ
گواہ شد۔ منیر الدین شمس دار الصدر شرقی ربوہ
گواہ شد۔ ممتاز حسین دار الصدر شرقی ربوہ

مسل ۲۵۲۱۸

میں بشیر احمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم قوم جٹ وڑائچ پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسے خاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی تعدادی ۷۷ کنال مالیتی -/۶۱۳۷۵ روپے

۲۔ دو عدد مکان مالیتی -/۱۰,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۱ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو تا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ بشیر احمد تلونڈی موسے خاں
گواہ شد۔ محمد ابراہیم ولد جیون خاں ساکن تلونڈی موسے خاں ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد۔ ارشاد احمد ایڈووکیٹ ملک گنج لاہور

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے کے موقع پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۱۔ بڑا گوشت۔ ۲۔ چھوٹا گوشت۔

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۵/۱۱ ہے۔ (ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ربوہ)

ضروری اعلان

جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے احباب ۱۹۷۰ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں۔ تا کہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینجر الفضل)

ربوہ کے خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

ربوہ کے مقامی احباب جو روزنامہ الفضل خریدتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے آئندہ سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ الفضل براہ راست ہمارے لوکل ایجنٹ ملک جی برادرز گولبازار ربوہ سے خرید کریں اور اپنی قیمت بھی انہیں ہی ادا کیا کریں آئندہ دفتر یہ چندہ وصول نہیں کیا کرے گا۔ اس میں دفتر ہذا کو بھی سہولت رہے گی اور خریداران الفضل کو بھی دفتر کی یاددہانیوں کے جواب دینے کی زحمت نہ گوارا کرنی پڑے گی۔ ملک جی برادرز ہر خریدار الفضل کو ان کا پرچہ ان کے گھر پہنچایا کریں گے۔ (مینجر الفضل)

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا تیار کردہ
سرمہ نور و نورانی کاجل
و دیگر
مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکتے ہیں

ھو الشافی
رائنسفی نقو
بواسیر (ہر قسم)
علاج خوراک واحد
نہایت سہل۔ زود اثر۔ مجرب
قیمت دس روپے محصول ڈاک کے علاوہ
شرکت فارانی بھیرہ (ضلع سرگودھا)
ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ھو الشافی
بے بی ٹانک
کمزور بچوں، مٹی کھانے والے بچوں، سوکھے مریض بچوں کے لئے۔ دانت نکالنے کی تکلیف دست وقے وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔
قیمت -/3 روپے 1/25 روپے صرف
پیش کردہ کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
تقسیم کنندگان۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

سیمنٹ بلاک
ہم ربوہ میں سیمنٹ بلاک بناتے ہیں۔ اہل تجربہ خوب جانتے ہیں کہ بلاک سے بنا ہوا مکان پائیدار ہوتا ہے اور دن بدن مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اور یقین جانیں یہ نسبتاً ارزاں بھی رہتا ہے۔
غوری کنسٹرکشنز
دار الصدر غربی الف ربوہ

جوڑوں کا درد مفید اکھڑا۔ مرض اکھڑا کا شافی علاج قیمت مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۱۱۸ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵

سرگودھا شہر میں قاعدہ یسرنا القرآن ظفر بکڈپو سے خرید فرماویں

جامعہ نصرت ربوہ کی کامیابی

سرگودھا بورڈ کے نئے فیصلے کے مطابق جامعہ نصرت کی تین طالبات کی ڈویژن بہتر ہوگئی ہے۔ یعنی دو کی سیکنڈ سے فرسٹ اور ایک کی تھرڈ سے سیکنڈ ہوگئی ہے۔ اب جامعہ نصرت کی آٹھ طالبات فرسٹ ڈویژن میں اور انچاس طالبات سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب قرار دی گئی ہیں۔ مندرجہ ذیل طالبات کو اس فیصلے سے فائدہ پہنچا ہے

۱۔	بشریٰ شاہدہ	رول نمبر ۱۷۵۸۰	فرسٹ ڈویژن
۲۔	صادقہ مرزا	” ۱۷۵۵۶	” ”
۳۔	محمودہ سرور	” ۱۷۴۴۹	سیکنڈ ڈویژن

(پرنسپل)

درخواست دعا

شیخ کلیم الرحمٰن صاحب (کپور تھلوی) سابق ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں) بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا کرے اور عمر میں برکت دے۔ (محمد امداد الرحمٰن صدیقی جامعہ احمدیہ ربوہ)

هوالشافی

بواسیر خونی ہو یا بادی جیسی موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے پائلز کیور کے صرف چار کیپسولز کا ایک کورس کافی ہے۔ قیمت ۱۰/۰ روپے
لقوہ فالج دردیں (ہر قسم) پینز کیور کے صرف چار کیپسولز سے ختم۔ ۱۰/۰ روپے
دمہ کیلئے استھما کیور کے صرف چار کیپسولز ۱۰/۰
پیشکردہ:۔ کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۰ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ماہنامہ ”خالد“ مغربی افریقہ نمبر

نہایت ہی اہم دستاویز ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے حالات اور تقاریر کے علاوہ بھی کافی معلومات افزا ہیں۔ ہر احمدی کے لئے اس رسالہ کا پڑھنا بے حد مفید ہے۔ نیز جن ڈاکٹروں اور اساتذہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر مغربی افریقہ جانے کے لئے اپنے نام پیش کئے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس رسالہ کا ہونا نہایت ضروری ہے وہ اسے بار بار پڑھیں اور حضور کے ارشادات کے مطابق اپنے آپ کو تیار کریں (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

مسائل نماز سے واقفیت

حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم شائع کردہ ”مکتبہ فیض عام ربوہ“ منگوا کر اپنے بچوں کی تربیت فرمائیں نیز آسان طرز کتابت پر تیار کردہ پہلے پانچ پارے بھی مل سکتے ہیں مکتبہ فیض عام ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے کے لئے متواتر انڈے دینے والی وائٹ لیگھارن مرغی جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے کے چوزے خرید فرماویں
خلیل پولٹری فارم سے حاصل کریں
ریٹ یکروزہ چوزے مکس ... ۱۵۰ روپے سینکڑہ
یکروزہ پٹھیاں ۹۰ فیصد ... ۳۰۰ روپے سینکڑہ
یکروزہ مرغ ... ۳۶ روپے سینکڑہ
مینیجر

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۵ انیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۲۶۱۸

ماہنامہ الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف سات روپے
(مینیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/ روپے
فی تولہ ۲/۰ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۹۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور
کو یاد رکھیں

ضروری اعلان

خاکسار ڈی سی ہائی سکول چک ۴۹ جنوبی ضلع سرگودھا کا طالب علم ہے۔ میرا نام شمیم اختر تھا اب میں نے اپنا نام تبدیل کرکے کلیم اللہ رکھ لیا ہے لہذا آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔
خاکسار کلیم اللہ ولد عنایت اللہ کھوکھر چک ۴۹ جنوبی سرگودھا

ضرورت ہے

اچھے سیلزمین درکار ہیں اور یا نئے علاوہ کسی اور لائن میں تجربہ رکھنے والے نوجوان بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بہی شخصیت کے مالک ذہین اور محنتی میٹرک پاس نوجوانوں کو بھی ہم خود ٹریننگ دیکر Medical Representative مقرر کر دیتے ہیں۔ معقول معاوضہ، تیز رفتار ترقی اور شاندار مستقبل کے لئے ہماری سیل فورس Sale Force میں شامل ہوں۔
سیلز منیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے (مینیجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۷۔ اخاء تا ۲۲۔ اخاء ۱۳۴۹ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۶۔ اخاء ۱۳۴۹ ہش کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کے چار بنیادی تقاضوں پر بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ چونکہ اسی روز نماز جمعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کے ۲۸ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح عمل میں آنا تھا اس لئے حضور نے جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کرکے پڑھائی۔

۳۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ایک ماہ سے لبعارضہ پیچش ناساز چلی آرہی تھی۔ دواؤں کا ایک کورس مکمل کرنے کے بعد اب پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے لیکن ان دواؤں کے اثر کی وجہ سے کمزوری کی تکلیف چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین!

۴۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا ۱۹۔ اخاء (مطابق ۱۹۔ اکتوبر) بروز دوشنبہ راولپنڈی میں پتّہ کا آپریشن ہوا۔ پتّہ بہت خراب حالت میں تھا اور انتڑیوں کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت سابقہ آپریشن کے بعد سے ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی تھی کہ پتّہ میں درد کی تکلیف کی وجہ سے دوسرا آپریشن بھی کرانا پڑا۔ احبابِ جماعت ان ایام میں دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

۵۔ ۱۶ تا ۱۸۔ اخاء ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات علمی و دینی مصروفیات اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں منعقد ہوئے۔ یہ چاروں اجتماعات شرکت کرنے والے خدام، اطفال، اماء اللہ اور ناصرات کی تعداد، علمی و دینی مصروفیات نیز ایمان و اخلاص، قربانی و ایثار اور خدمت و فدائیت کے جذبہ کو فزوں سے فزوں تر کرنے اور اسے ایک نئی جلاء بخشنے کے لحاظ سے تمام سابقہ اجتماعوں پر ہر نوع سبقت لے گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۱۶۔ اخاء کو خدام الاحمدیہ کے مقامِ اجتماع میں تشریف لاکر ایک روح پرور اور پُر معارف خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا سے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اسی طرح حضور نے اجتماع کے آخری روز ۱۸۔ اخاء کو ازراہِ شفقت اختتامی اجلاس میں بھی تشریف لاکر اجتماع میں شریک جملہ خدام کو ایک روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب بارش کی طرح برسنے والے خدائی افضال و انعامات کے تذکرۂ جمیل اور غلبۂ اسلام کے خدائی وعدوں کی نہایت جلد تر بالشان تکمیل کے ایمان افروز ذکر کی وجہ سے ایک خاص شان کا حامل تھا جسنے اختتامی اجلاس میں شریک ہزاروں ہزار خدام و اطفال اور انصار

کی روحوں پر وجد کی ایک کیفیت طاری کر دی اور وہ حضور کے اس رُوح پرور اور ولولہ انگیز خطاب کے دوران خلافت حقّہ کی عظیم الشان برکات اور تائید و نصرتِ الٰہی کے پیہم ظاہر ہونے والے نشانات کے پُرکیف تذکرہ پر اظہارِ تشکر کے رنگ میں وقفہ وقفہ سے پُرجوش نعرے بلند کرتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نہ صرف باقاعدہ اعداد و شمار کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے سہ سالہ (۶۴ء تا ۶۶ء) درمیانی ضعف و اضمحلال کے بعد اس کی بحالئ صحت اور ترقی کی انتہائی خوشکن رفتار کا ذکر فرمایا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلال کے قیام اور غلبۂ اسلام کے خدائی وعدوں اور ان کے سلسلہ وار نہایت عظیم بالشان ظہور کا ذکر فرماکر احباب جماعت کو بالعموم اور خدام الاحمدیہ کو بالخصوص ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ نے لجنہ اماء اللہ اور اطفال کے اجتماعات میں بھی تشریف لے جاکر خواتین و ناصرات اور اطفال کو بھی روح پرور خطابات سے نوازا (خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی روداد ۱۸۔ اور ۱۹۔ اخاء کے الفضل میں، نیز اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کی رپورٹ ۱۸۔ اور ۲۰۔ اخاء کے الفضل میں اسی طرح لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کے اجتماعات کی روداد ۱۸۔ ۲۱۔ اور ۲۲۔ اخاء کے شماروں میں ملاحظہ کی جائے)۔

اجتماع انصار اللہ پر آنیوالے ڈاکٹر صاحبان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر آنے والے تمام ڈاکٹر صاحبان دفتر مجلس نصرت جہاں (احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) میں ضرور تشریف لائیں تا انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے مطلع کیا جاسکے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں و وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید ربوہ)

داخلہ ایم۔ ایس سی فزکس

بی۔ ایس سی کا نتیجہ نکل چکا ہے جو طلباء ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ ۳۱۔ اکتوبر سے قبل درخواستیں بھجوادیں۔ داخلہ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:۔

اوّل:۔ بی۔ ایس سی میں فزکس اور حساب کے ساتھ فرسٹ کلاس حاصل کی ہو یا کم از کم حساب اور فزکس میں فرسٹ کلاس ہو۔

دوم:۔ داخلہ کے امتحان میں جس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا کم از کم ساٹھ فیصد نمبر لئے ہوں۔

چونکہ داخلہ بہت محدود ہے اس لئے درخواستیں جس قدر جلد پہنچ جائیں بہتر ہوگا۔ مقابلہ کی صورت میں پہلے درخواست دینے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

قابل طلباء کے لئے تین وظائف موجود ہیں یعنی ’لقمان سکالرشپ‘ عطاکردہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ ’چوہدری محمد حسین سکالرشپ‘ عطاکردہ پروفیسر عبدالسلام صاحب سائنسی مشیرِ اعلےٰ صدرِ پاکستان اور ’محمد جمیل سکالرشپ‘ عطاکردہ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴